ISSN 2349-025X

ماہنامہ

علم و ادب کی
سرزمین حیدرآباد سے شائع ہونے والا نامور رسالہ

شاداب انڈیا حیدرآباد

₹15/-

November 2016

عصرِ حاضر کو دل کی آنکھوں سے دیکھنے والا شاعر

ایڈیٹر: ڈاکٹر محبوب فرید پی ایچ ڈی
Cell: 9966850346

عکس شاداب

۱۔	اداریہ: ''اردو شاعری''	ڈاکٹر محبوب فرید	۳
۲۔	گوشۂ مومن خان شوقؔ	حمد باری تعالیٰ	۴
۳۔	ایضاً	نعت شریف	۵
۴۔	مومن خان شوقؔ فکر و فن اور شخصیت کے آئینے میں۔	ڈاکٹر محبوب فرید	۶
۵۔	غزل	مومن خان شوقؔ	۱۰
۶۔	شوقؔ کی شاعری نامور ادیبوں اور شاعروں کی نظر میں	شاذ تمکنت، صادق نقوی، وقار خلیل، مسعود جعفری، ایم اے رحمٰن	۹
۷۔	نظم: ''پیار کا گلستاں ہے اردو''	مومن خان شوقؔ	۱۲
۸۔	غزلیں / قطعہ	ایضاً	۱۳
۹۔	غزلیں	مومن خان شوقؔ	۱۴
۱۰۔	مومن خان شوقؔ کا اجمالی تعارف	ادارہ	۱۵
۱۱۔	گیت / اعزازات و انعامات، مومن خان شوقؔ	ادارہ	۱۶
۱۲۔	مولانا ابوالکلام آزاد۔ ادیب، صحافی، مصنف	محمد نوشاد عالم، شعبۂ اردو۔ مانو	۱۷
۱۳۔	طنز و مزاح: کبھی ایسا بھی ہوتا ہے	عبدالرحمٰن دانش	۲۲
۱۴۔	جاڑوں کے موسم میں احتیاطی تدابیر	ایمان محمد	۲۲
۱۵۔	فرمانِ الٰہی: سورۃ البینۃ	آیات ۶ تا ۸ (آخر سورہ)	۲۳
۱۶۔	ہندوستان میں LGBT طبقہ کے ساتھ امتیاز۔ تنقیدی جائزہ	ایس عبداللطیف۔ اسسٹنٹ پروفیسر، مانو	۲۵
۱۷۔	افسانہ: لوٹ آئی بہاریں	ڈاکٹر محبوب فرید	۲۷
۱۸۔	بزمِ اطفال: قصہ اچھا دوست، نظم دوستی، نظم بچے اور پھول، لطیفے	ماسٹر فرحان خان	۳۰
۱۹	غزلیں	بشیر بدر / حسن چشتی	۳۱
۲۰	اہم خبریں: ڈاکٹر خلیق انجم کا انتقال، قطر دنیا کا متمول ترین ملک	ادارہ	۳۲

بھارت میں LGBT طبقہ کیساتھ امتیاز اور سماجی علاحدگی: ایک تنقیدی جائزہ

ایس عبدالطحٰہ ۔ اسسٹنٹ پروفیسر ۔ مانو

بعض اوقات انسان' مرد یا عورت کے طور پر پہچانی جانے والی واضح جنسی شناخت کے ساتھ پیدا نہیں ہوتے۔ کئی طبی مثالیں ایسی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ پیدائش کے وقت بعض اوقات نومولود کی جنسی شناخت واضح طور پر ظاہر نہیں ہو پاتی۔ یہ غیر واضح حیاتیاتی موقف بعض اوقات نمودار ہوتا ہے اور ابتدائی مرحلہ میں ہی اسے درست بھی کیا جا سکتا ہے۔ بعض اوقات اس کا پتہ نوعمری یا سن بلوغ کو پہنچنے کے بعد چلتا ہے جبکہ بعض ایسی مثالیں بھی ہیں جہاں لوگ اپنی جنسی حالت کے تعلق سے جانے بغیر ہی ساری زندگی گذار دیتے ہیں۔ اس موضوع پر سامنے آئے متعدد تحقیقاتی نتائج بتاتے ہیں کہ کسی بھی شخص کے جنس کا تعین صرف اس کی جسمانی ساخت سے نہیں ہوتا بلکہ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ اس کا برتاؤ کیسا ہے۔ بعض اوقات لوگ' جو عورت یا مرد کے طور پر پلے بڑے ہوتے ہیں' فعلیاتی اعتبار سے ہی کسی ایک یا دیگر جسمانی زمرے میں واضح طور پر شامل نہیں ہوتے۔ اس کیفیت کو کہا جائے گا کہ ''یہ ایک متنوع کیفیت ہے جس میں ایک شخص ایسے عملِ تولید یا جنسی تشریح کے ساتھ پیدا ہوتا ہے جو عورت یا مرد ہونے کی منطقی خصوصیات کو بیان کرتی نظر نہیں آتی'' یا یوں کہیے کہ بین صنفی یا ہم جنس پرست' ایسا شخص جو پیدا تو کسی ایک جنسی شناخت کے ساتھ ہوتا ہے لیکن خود کو کچھ اور محسوس کرتا ہے یا انتخاب کسی اور جنس کا کرتا ہے۔ جریدہ Pediatrics میں حال ہی میں ایک مضمون شائع ہوا جس میں بتایا گیا کہ 10,000 بچوں میں 1 بچے میں دماغی پیچیدگی ہوتی ہے جو اسے بڑی حد تک صنفِ مخالف جیسا بنا دیتی ہے۔ ایسے بچے یقیناً یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ غلط جسم کے ساتھ پیدا ہوئے ہیں۔ ایسی کیفیت کے حامل افراد معاشرہ میں تعلیم' روزگار' اسپورٹس' مکانات وغیرہ جیسی سہولتوں میں امتیازی سلوک کا شکار ہوتے ہیں۔ جسمانی تغیرات کو سمجھنے کا فقدان بین صنفی/ہم جنس پرست افراد کے ساتھ روا رکھے جانے والے سلوک میں اس وقت نظر آتا ہے جب وہ تعلیمی اداروں میں داخلہ پانے' اسپورٹس میں حصہ لینے' مکانات وغیرہ جیسی سہولتوں سے استفادہ کی کوشش کرتے ہیں۔ انھیں یا تو مسترد کر دیا جاتا ہے یا جسمانی کیفیت کے ''منکشف ہونے'' یا ''تصدیق ہونے'' کے بعد خدمات سے برخاست کر دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ متعدد تعلیمی ادارے' آجرین' عوامی خدماتی کمیشنوں وغیرہ میں صرف دو زمروں مرد یا عورت کو تسلیم کیا جاتا ہے جبکہ تیسری جنسی کیفیت کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے جو مذکورہ دونوں زمروں میں نہیں آتے۔

دنیا کے مختلف خطوں میں کئی ایک مہم چلائی جا رہی ہیں تاکہ ایسے افراد کو تسلیم اور قبول کیا جا سکے جو مرد یا عورت کے